© rasailojaraid.com

رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے تحائف میں ایک تو پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی کی کتاب ''علوم الحدیث'' کا ہے یہ کتاب جناب خاکوانی صاحب نے لکھی ہے جو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے عربی واسلامیات کے ڈین رہے ہیں۔ کتاب علم حدیث اور تاریخ حدیث کا تحقیقی مطالعہ ہے خصوصاً برصغیر کے تناظر میں......خود خاکوانی صاحب کے بقول یہ کتاب یونیورسٹی، کالج اور مدارس کے اساتذہ وطلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے......کتاب میں تاریخ حدیث اور اصطلاحات حدیث کے حوالہ سے جامع معلومات سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہی بات اس کتاب کی تالیف کا محرک بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ خاکوانی صاحب کی یہ خدمت حدیث قبول فرمائے۔ ادارہ ادبیات رحمان مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور سے طلب کی جاسکتی ہے۔ حافظ عمار وحید سلیمانی اور جناب ڈاکٹر خاکوانی صاحب کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ایک خوبصورت کتاب کا تحفہ ہمیں بھجوایا۔

ایک اور تحفہ جناب علامہ محمد اعظم سعیدی صاحب کی کتاب ''حضرت غوث الاعظم کے صوفیانہ تفسیری نکات'' کا ہمیں مولانا ابراہیم فیضی صاحب کے توسط سے موصول ہوا ہے۔ علامہ اعظم سعیدی صاحب ہمارے قدیم کرم فرماؤں میں سے ایک ہیں۔ تیس سال سے زاید عرصہ پر محیط ان سے رفاقت ہمیشہ علمی تحائف کے تبادلہ کا ذریعہ رہی ہے۔ آپ نے مجلہ فقہ اسلامی کے لئے نہایت وقیع مقالات بھی لکھے ہیں اور کئی کتابیں طبع زاد تصنیف فرمائی ہیں۔ علامہ اعظم سعیدی کے قلم میں روانی ان کی رواں دواں شخصیت کی آئینہ دار ہے۔ وہ دوستوں کے دوست ہیں ان کے دوستوں میں نواب آف بہاولپور سے لیکر اس خاکسار ہیچمداں تک شامل ہیں وہ نہایت خلیق، ملنسار منکسر المزاج شخصیت کے مالک ہیں۔ ستر اور اسی کی دہائیوں میں جب وہ لائنز ایریا دھوبی گھاٹ کی ایک مسجد میں خطیب ہوا کرتے تھے ہم جب بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی کتب سے استفادہ کرتے، اور وہ اپنی روایت کے مطابق چائے سے تواضع فرمایا کرتے تھے تاریخ نفاذ حدود کی ترتیب میں ان کی کتابوں اور خود انہوں نے بڑی معاونت کی، انہوں

☆اذا مت عطشانا فلا نزل القطر......دنیا پس مرگ من، چہ دریا چہ سراب!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے تاریخ نفاذ حدود پر ایک خوبصورت تبصرہ لکھا تھا جو اس کی طبع دوم میں شامل ہے۔ زیر نظر کتاب میں سعیدی صاحب نے حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر الجیلانی کے تفسیری نکات کا ڈیڑھ سو کے قریب عنوانات قائم کر کے جائزہ پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران بار بار یہ خیال آیا کہ کاش علامہ اعظم سعیدی صاحب خود کوئی تفسیر لکھتے۔ گرچہ سرائیکی ہی میں ہوتی۔ وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔

کتاب پر حضرت علامہ پروفیسر منیب الرحمٰن صاحب کی تقریظ ہے۔ انہوں نے اپنی تقریظ میں علامہ سعیدی صاحب کے حافظہ کے غضبناک ہونے کی بات کی ہے۔ اور ان کو لفظوں کے نشتر چھونے کا ماہر بھی بتایا ہے اور اس کتاب کے حوالہ سے انہیں السابق الاول کا لقب بھی عنایت فرمایا ہے۔ اور پیشین گوئی کی ہے کہ یہ کتاب اہل علم وارباب عقیدت کی ''لائبریریوں کی زینت'' بنے گی۔ ہم علامہ سعیدی کو وطن عزیز کی ایک عظیم شخصیت کی طرف سے ملنے والی داد و تحسین پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس تقریظ کے بغیر کتاب کا تعارف شاید ادھورا ہی رہتا۔ ہماری پیشین گوئی یہ ہے کہ یہ کتاب لائبریریوں کی زینت بننے اور الماریوں میں کھو جانے کی بجائے بکثرت پڑھی جائے گی کیونکہ حضور غوث اعظم کے چاہنے اور ماننے والے بکثرت ہیں اور حضرت شیخ کی تحریروں کو خیر و برکت کے حصول کے لئے پڑھنا باعث سعادت خیال کرتے ہیں، پھر برادر گرامی علامہ اعظم سعیدی صاحب نے جس محبت سے اسے مرتب کیا ہے اس کا اجر و صلہ اس کے بکثرت مطالعہ کئے جانے اور خلق خدا کے بکثرت مستفید ہونے کی صورت میں ملے گا نہ کہ محض الماریوں میں کھو جانے کی صورت میں۔ ان شاء اللہ۔

اس کتاب سے استفادہ کا موقع علامہ محمد ابراہیم فیضی کے توسط سے ہمیں بھی ملا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دونوں بزرگ دوستوں کو دارین میں فلاح عطا فرمائے۔ کتاب مکتبہ فیض القرآن اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے اور ۲۲۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب کا ہدیہ صرف ۱۲۰ روپے ہے۔

ایک اور تحفہ لاہور سے جناب منیر احمد خلیلی کی کتاب ''تعلیمی مقالات'' ہے جس میں تعلیم سے متعلق مفید معلومات ہیں، اس کے عنوانات حسب ذیل ہیں: اسکول کلچر، اقدار پر مبنی اسکول کلچر، استاذ بطور ایک مثال و نمونہ، استاذ کی خصوصیات قران کی روشنی میں، بچے کی شخصیت کو ایک سانچے میں ڈھالنا، پرائمری سے ثانوی تعلیم تک ذہنی تشکیل کا سفر، تعلیم بلا حدود، تعلیم بغیر دباؤ کے، تعلیم و اکتساب کے عمل میں بنیادی معاونات، ٹیوشن، کوالٹی ایجوکیشن کی حقیقت، سزا کا مسئلہ، ہم نصاب و غیر نصابی سرگرمیاں، نئی نسل اور اقبال کی علامت شاہین، مستعار نظام تعلیم کی بے روح تعلیم۔ کتاب جناب منیر احمد خلیلی صاحب کے ۲۳ مضامین کا مجموعہ ہے۔ یہ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی ہے اور اس کے صفحات ۲۳۲ ہیں، حسن البناء اکیڈمی راولپنڈی نے اسے شائع کیا ہے اور اردو بازار لاہور کے مکتبات پر دستیاب ہے۔

☆......پس از من گو جہان را آب گیرد......☆

© rasailojaraid.com